



سوال

(190) غیر مسلم یعنی ہندوؤں سے میل جول رکھنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

غیر مسلم یعنی ہندوؤں سے میل جول رکھنا دینی اور دنیاوی کاموں میں مشورہ لینا۔ ہندوؤں کو آداب اور سلام کہنا سنتِ محمدیہ کے موافق ہے۔ یا مخالفت ہم نامہموں کے لئے صاف صاف بیان کرنا۔؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جس ہندو سے تعلق ہو وہ ہندو قابلِ بھروسہ ہو۔ اس سے مشورہ کرنا جائز ہے۔ جیسے آپ ﷺ ابو طالب سے مشورہ کیا کرتے تھے۔ ایسا ہی کسی معزز ہندو کے لائق اس کو آداب سلام کہنا منع نہیں۔ حدیث شریف میں ہے۔ اذاجاءکم کریم قوم فاكرمہ

بیان مہاتما گاندھی ریفارمر ہند

مسلمانوں کے ساتھ گہرے تعلق ہونے کی وجہ سے میں نے پیغمبر ﷺ کی زندگی کا مطالعہ کیا اور اسے اپنا فرض سمجھا۔ میں نے پہلے پہل افریقہ میں ان کی زندگی کو پڑھنے کی کوشش کی لیکن اس وقت میں اردو کی کافی قابلیت نہیں رکھتا تھا۔ ہندوستان میں اپنے ایامِ اسیری کے دوروں میں مجھے خوش قسمتی سے موقع مل گیا۔ اور میں نے مولانا شبلی کی تصنیف کردہ "حضرت محمد ﷺ" کی سوانح حیات کو پڑھا۔ یہ کتاب مجھے مرحوم حکیم اہمل خان نے میری درخواست پر جمیل بھیجی تھی۔ حضرت کی زندگی کے علاوہ میں نے ان کے دوسرے ساتھیوں کی زندگی کو بھی پڑھا ہے۔ علاوہ ازیں میں نے "اسلام اور حضرت محمد ﷺ صاحب" کے متعلق انگریزی زبان میں بھی بہت سی تصنیفات کا مطالعہ کیا ہے۔ اس مطالعہ سے میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ ویدوں اور گینا کے علاوہ قرآن اور بائبل بھی میرے لئے مقدس کتب ہیں۔ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اور حضرت مسیح بھی دونوں زبردست پیغمبر تھے۔ اسلام کے مطالعہ سے میں نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے۔ کہ پیغمبر اسلام ﷺ ستیہ کے متلاشی اور خدا ترس بزرگ تھے۔ میں یہ جانتا ہوں میں یہ باتیں کر کے آپ کے سامنے کوئی نئی باتیں پیش نہیں کر رہا ہوں۔ میں صرف یہ بتلا رہا ہوں کہ پیغمبر اسلام ﷺ کی زندگی نے مجھ پر کس طرح اثر کیا۔ ان پر اتنی مظالم کئے گئے۔ لیکن وہ سچائی کے راستے پر چلتے گئے۔ انہوں نے نتائج کا خیال کئے بغیر وہی کیا جو ان کے خیال میں درست تھا۔ اگر ان کے خیال ہی کوئی تبدیلی ہوتی تھی۔ تو وہ بلا خوف دوسرے ہی دن اس کا اظہار کر دیتے تھے۔ پیغمبر اسلام ﷺ ایک فقیہ تھے۔ انہوں نے دنیا کی تمام چیزوں کو ترک کر دیا تھا۔ ان کی خواہش ہوتی تو وہ دنیا کی بہت سی دولت جمع کر سکتے تھے۔ جب میں ان کی ان کے خاندان کی اور ان کے ساتھیوں کی غربتی کے حالات پڑھتا ہوں تو میری آنکھوں میں مسرت کے آنسو آجاتے ہیں۔ میرے جیسا ستیہ کی متلاشی کس طرح اس کی عزت کیے بغیر رہ سکتا ہے۔ جس کا دماغ ہمیشہ خدا کی



طرف لگا رہا۔ جو ہمیشہ خدا سے ڈرتا رہا۔ اور جس کے دل میں بنی نوع انسان کے لئے بے انداز رحم تھا۔ آپ تمام قرآن پڑھتے ہیں۔ مگر آپ میں سے بہت کم ان کی تعلیمات پر عمل کرتے ہیں۔ آپ کہیں گے کہ اگر ہم قرآن کی تعلیم پر عمل نہیں کرتے تو ہندو بھی تو گینا کی تعلیم پر نہیں چلتے۔ آپ کا یہ کہنا درست ہے۔ میرا یقین ہے کہ اگر دونوں فرقے اپنے اپنے مذہب کی تعلیم پر چلیں تو فرقہ وارانہ جھگڑے ماضی کی داستان بن کر رہ جائیں گے۔ اس وقت دونوں فرقوں کے اشخاص نے اپنی عقل کو خیر آباد کر لیا کہ اگر ایک دوسرے پر کچھ پھینکنا اپنا جزو ایمان بنا رکھا ہے۔ اگر ایک بھی مسلمان صورت حال کا احساس کرے تو کہیں سمجھوں گا کہ آپ کے سامنے میری تقریر فضول نہیں گئی۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد 01 ص 377

محدث فتویٰ